جہانِ تازہ

رٹ کہاں ہے؟

ف۔ر۔ی

اللہ تعالیٰ اس قوم پر رحم اور وطن عزیز کی حفاظت فرمائے کہ موجودہ حالات میں جو قیادت اس قوم اور ملک کو نصیب ہوئی ہے اس سے زیادہ بے حس، بے بس، بے کس، بے عقل اور بے..... قیادت (خواہ اس کا تعلق حکومت سے ہو یا اپوزیشن سے) کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

جو صرف اور صرف ڈنڈے کی زبان سمجھتی ہے اور وہ بھی اس وقت جب پانی سر سے گزر جاتا ہے سوات میں جو کچھ ہوا یہ اس گندگی کی لیپا پوتی کا نتیجہ ہے جو نظام عدل کی چادر سے ڈھانپنے کی کوشش کی گئی صرف اپنی حکومت بچانے کی خاطر ایک علاقہ کسی فرد یا گروہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا کہاں کی عقل مندی ہے؟ یہی صورتحال کچھ بلوچستان کی بنی ہوئی ہے مگر حکمران ٹس سے مس نہیں ہو رہے حتیٰ کہ اب وہاں کے گورنر صاحب بھی چیخ اٹھے ہیں کہ اسلام آباد ہماری بات نہیں سن رہا۔

یہی پالیسی کافی عرصہ سے سندھ خصوصاً کراچی میں اپنائی جا رہی ہے وہاں بھی ایک گروہ کو دہشت گردی اور غنڈہ گردی کی نہ صرف اجازت دی گئی ہے بلکہ ہر واردات کے بعد اس کی پیٹھ بھی ٹھونکی جاتی ہے۔ مثلاً جب 12 مئی 2007ء کو کراچی کی شاہراہوں پر انسانوں کا قتل عام کیا گیا تو اس وقت کے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے اسے عوامی طاقت کا نام دیا تھا اور بھی بہت کچھ فرمایا تھا جس کی یہاں گنجائش نہیں پھر اس کے بعد بھی جب کبھی اس دہشت گرد گروہ نے کوئی غنڈہ گردی کی واردات کی تو رحمان ملک سے لیکر وزیر اعظم گیلانی اور صدر زرداری تک الطاف بھائی سے رابطے میں ہوتے ہیں اور پہلے سے زیادہ مراعات سے نوازتے ہیں اب بھی حالیہ فسادات کے نتیجہ میں کراچی کو یرغمال بنانے والوں کے سر پر دست شفقت رکھا جا رہا ہے وزیر داخلہ لندن میں پیر صاحب کے چرنوں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور حکومت سندھ نے عمران خان پر کراچی میں داخلے کے لئے ایک ماہ تک پابندی عائد کر دی ہے۔ نیز عوامی نیشنل پارٹی کے تمام دفاتر بند کر دیئے گئے ہیں۔ کراچی میں نہ تو فسادات پہلی مرتبہ ہوئے ہیں اور نہ ہی عمران خان پر پابندی پہلی دفعہ لگی ہے لیکن ہر حکومت نے حقائق جانتے ہوئے بھی نہ تو قوم کو اعتماد میں لینے کی کوشش کی ہے اور نہ ہی مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کی کوئی سنجیدہ کوشش کی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دہشت گرد دن بدن مضبوط ہو رہے ہیں اور پہلے سے کوئی بڑی اور بھیانک غنڈہ گردی کی واردات کر دیتے ہیں۔

حکمرانو! اگر تم چاہتے ہو کہ ملک میں امن وامان ہو تو پھر وقتی فوائد کو نظر انداز کرتے ہوئے مستقل بنیادوں پر منصوبہ بندی کرو خصوصاً کراچی میں 12 مئی 2007ء، 9 اپریل 2008ء اور 29 اپریل 2009ء کے مجرموں کو سخت سے سخت سزا دی جائے اور انہیں نمونہ عبرت بنا دیا جائے ورنہ یاد رکھیئے آج تم صرف عمران خان پر پابندی لگاتے ہو نہ جانے کل کس کس کو ایسی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑے؟ غور تو کرو تمہاری رٹ کہیں ہے بھی یا نہیں؟۔ آج جسے کمبل سمجھ کر تم نے مجبوری بنا لیا ہے کل کو یہ تمہارے گلے کی ہڈی بن جائے گا۔

اس موقعہ پر اپوزیشن کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ حکومت کو مضبوط لائحہ عمل طے کرنے پر مجبور کرے، میاں برادران بھی اگر اپنی صوبائی حکومت کی خاطر حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کر سکتے ہیں تو اب حکومت کو راہ راست پر لانے کے لئے اس پر دباؤ ڈالنے میں کون سی چیز رکاوٹ ہے؟ لیکن کرے کون؟ شاید اس حمام میں سبھی ننگے ہیں؟ اور.........؟